احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

پیر 2 نومبر 2009ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

# الفضل

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

پیر 2 نومبر 2009ء 13 ذیقعد 1430 ہجری 2 نبوت 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 248

## سوالوں کے جواب

ایک دفعہ قریش مکہ نے یہودی علماء سے مل کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سوالات کئے۔ مگر آنحضرتؐ کو وحی آنے میں کچھ تاخیر ہوگئی جس پر ان لوگوں نے شور مچا دیا۔ تب سورۃ کہف نازل ہوئی جس میں تمام سوالوں کے جواب موجود تھے۔

﴿سیرت ابن ھشام جلدنمبر1ص300باب مادار بین رسول اللّٰہ و بین رؤساء قریش﴾

# ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

وحی الٰہی کے انوار اکمل اور اتم طور پر وُہی نفس قبول کرتا ہے جو اکمل اور اتم طور پر تزکیہ حاصل کر لیتا ہے اور صرف الہام اور خواب کا پانا کسی خوبی اور کمال پر دلالت نہیں کرتا۔ جب تک کسی نفس کو بوجہ تزکیہ تام کے یہ انعکاسی حالت نصیب نہ ہو اور محبوبِ حقیقی کا چہرہ اُس کے نفس میں نمودار نہ ہو جائے۔ کیونکہ جس طرح فیضِ عام حضرت اَحدیت نے ہر ایک کو بجز شاذ و نادر لوگوں کے جسمانی صورت میں آنکھ اور ناک اور کان اور قوّتِ شامّہ اور دوسری تمام قوتیں عطا فرمائی ہیں اور کسی قوم سے بخل نہیں کیا۔ اِسی طرح رُوحانی طور پر بھی اُس نے کسی زمانہ اور کسی قوم کے لوگوں کو رُوحانی قویٰ کی تخم ریزی سے محروم نہیں رکھا اور جس طرح تم دیکھتے ہو کہ سُورج کی روشنی ہر ایک جگہ پڑتی ہے اور کوئی لطیف یا کثیف جگہ اس سے باہر نہیں ہے۔ یہی قانونِ قدرت رُوحانی آفتاب کی روشنی کے متعلق ہے کہ نہ کثیف جگہ اُس روشنی سے محروم رہ سکتی ہے اور نہ لطیف جگہ ہاں مصفّٰی اور شفاف دلوں پر وُہ نور عاشق ہے جب وہ آفتابِ رُوحانی مُصفّٰے چیزوں پر اپنا نُور ڈالتا ہے تو اپنا کل نُور اُن میں ظاہر کر دیتا ہے یہاں تک کہ اپنے چہرہ کی تصویر اُن میں کھینچ دیتا ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ ایک مصفّا پانی یا مصفّا آئینہ کے مقابل پر جب سُورج آتا ہے۔ تو اپنی تمام صورت اُس میں ظاہر کر دیتا ہے یہاں تک کہ جیسا کہ آسمان پر سُورج نظر آتا ہے ویسا ہی بغیر کسی فرق کے اس مصفا پانی یا آئینہ میں نظر آتا ہے۔ پس رُوحانی طور پر انسان کے لئے اِس سے بڑھ کر کوئی کمال نہیں کہ وہ اس قدر صفائی حاصل کرے کہ خدا تعالیٰ کی تصویر اُس میں کھینچی جائے۔ اِسی کی طرف اشارہ ہے جو اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے ............ یعنی مَیں زمین پر اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں۔ یہ ظاہر ہے کہ تصویر ایک چیز کی اصل صورت کی خلیفہ ہوتی ہے یعنی جانشین۔ اور یہی وجہ ہے کہ جس جس موقعہ پر اصل صورت میں اعضاء واقع ہوتے ہیں اور خط وخال ہوتے ہیں اُسی اُسی موقعہ پر تصویر میں بھی ہوتے ہیں اور حدیث شریف اور نیز توریت میں بھی ہے کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو اپنی صورت پر بنایا۔ پس اس صورت سے مُراد یہی رُوحانی تشابہ ہے۔ اور پھر یہ بھی ظاہر ہے کہ جب مثلاً ایک نہایت صاف آئینہ پر آفتاب کی روشنی پڑتی ہے تو صرف اِسی قدر نہیں ہوتا کہ آفتاب اسکے اندر دکھائی دیتا ہے بلکہ وہ شیشہ آفتاب کی صفات بھی ظاہر کرتا ہے اور وُہ یہ کہ اُس کی روشنی انعکاسی طور پر دوسرے پر بھی پڑ جاتی ہے۔ پس یہی حال رُوحانی آفتاب کی تصویر کا ہوتا ہے کہ جب ایک قلب صافی اُس سے ایک انعکاسی شکل قبول کر لیتا ہے تو آفتاب کی طرح اُس میں سے بھی شعاعیں نکل کر دُوسری چیزوں کو منور کرتی ہیں گویا تمام آفتاب اپنی پوری شوکت کے ساتھ اُس میں داخل ہو جاتا ہے۔

﴿حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22ص 26،27﴾

## حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک خواہش ودعا

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس شوریٰ 2009ء کے نام اپنے پیغام میں فرمایا:

" سب سے بڑھ کر یہ کہ دعاؤں پر بہت زور توجہ دیں۔ یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے ہر احمدی کی اور خاص طور پر عہدیدار کی، کہ جماعتی ترقی اور حالات کی بہتری کے لئے بہت دعائیں کریں۔ نہ صرف اپنی فرض عبادتوں کے معیار بلند کریں بلکہ نوافل سے بھی انہیں سجائیں۔ **مالی قربانی میں تو ماشاء اللہ پاکستان کے احمدیوں نے دنیا کی تمام جماعتوں کو پیچھے چھوڑ دیا ہے لیکن (بیوت الذکر) کی آبادی کی طرف توجہ کی بہت ضرورت ہے۔ اللہ اس میں آپ کو صف اول میں کھڑا کر دے۔"**

﴿مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2009ء﴾

## ربوہ کے مضافات میں پلاٹس کے خریداران متوجہ ہوں

ربوہ کے مضافات میں جن احباب کے پلاٹس ہیں ان سے گزارش ہے کہ اپنے پلاٹس پر قبضہ کرنے کیلئے چار دیواری اور کم از کم ایک کمرہ تعمیر کریں۔ جو احباب مضافاتی کالونیوں میں اپنے پلاٹ کی خرید وفروخت کسی پراپرٹی ڈیلر یا ایجنٹ کے ذریعہ کرنا چاہیں تو ان سے درخواست ہے کہ وہ صرف منظور شدہ پراپرٹی ڈیلر کی معرفت تحریری سودا کریں اور سودا کرنے سے قبل پراپرٹی ڈیلر کا اجازت نامہ ضرور چیک کر لیں۔

﴿صدر مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ﴾

# حقیقۃ الوحی پرچہ نمبر 7 بابت مطالعہ صفحہ 359 تا 569

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2009ء

**ایک دفعہ جو امتحان لینے کی تجویز کی گئی تھی، بہت ضروری تھی اس کا ضرور بندوبست ہونا چاہئے۔ حقیقۃ الوحی اس مطلب کیلئے بہت مفید کتاب ہے**

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 212)

**ہدایات:** ① پرچہ نمبر 7 ایسے احباب کے لئے شائع کیا جارہا ہے جو پرچہ نمبر 3 حل کر کے نہیں بھجوا سکے۔ چونکہ شروع میں کتابیں مہیا نہیں تھیں اس لئے جو احباب پرچہ حل کر کے نہیں بھجوا سکے تھے ان کی سہولت کے لئے یہ پرچہ شائع کیا جارہا ہے۔ ② مکمل کتاب کا پرچہ انشاء اللہ تعالیٰ جنوری 2010ء میں ہوگا۔ اس کے لئے بھرپور تیاری جاری رکھیں۔ ③ یہ پرچہ 10/نومبر 2009ء تک نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ پرچہ ایک سادہ کاغذ پر حل کر کے اپنی مقامی جماعت کے مربی صاحب یا سیکرٹری صاحب اصلاح وارشاد کو بھی جمع کروا سکتے ہیں۔ نیز بذریعہ فیکس نمبر: 047-6213590 ای میل: nazarat.markazia@gmail.com بھی بھجوا سکتے ہیں۔

ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ

پرچہ حل کرنے والے کا نام .................. ولدیت/زوجیت .................. ذیلی تنظیم ..................

نام جماعت/حلقہ .................. ضلع .................. پتہ .................. دستخط مع تاریخ ..................

1۔ کتاب نبراس تالیف صاحب زمرد کے حاشیہ لکھنے والے کا کیا انجام ہوا؟

..................................................

2۔ دو بیماریوں کے خطرناک نتائج سے اللہ تعالیٰ نے کس طرح بچایا؟

..................................................

3۔ پنڈت شونارائن اگنی ہوتری صاحب کے خط کے بارہ میں کیا نشان ظاہر ہوا؟

..................................................

4۔ ''وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں'' کس کا کلام ہے اور اس کا کیا مطلب ہے؟

..................................................

5۔ دجال سے کون مراد ہیں اور ان کے کیا قرائن ہیں؟

..................................................

6۔ حضرت یونسؑ کی پیشگوئی ٹل جانے سے کیا استنباط کیا گیا ہے؟

..................................................

7۔ لا اکراہ ...... سے کیا استنباط ہوتا ہے؟

..................................................

8۔ 28 فروری 1907ء کو کن دو نشانوں کی خبر دی گئی تھی اور یہ خبر کس طرح پوری ہوئی؟

..................................................

9۔ ''فتح عظیم'' کے عنوان سے جو مضمون بیان ہوا ہے اس کا خلاصہ لکھیں؟

..................................................

10۔ ''پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن'' کس طرح ظہور پذیر ہوا؟

..................................................

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ — مطبع: ضیاء الاسلام پریس — مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) — قیمت 5 روپے

### سیدنا حضرت مسیح موعود کے رفیق، عالم دین، خادم سلسلہ اور سادہ مزاج انسان

# حضرت مولانا برہان الدین صاحب جہلمی کی قابل تقلید سیرت اور سوانح

مکرم راجہ برہان احمد طالع صاحب

قسط اول

## خاندانی تعارف

حضرت مولانا برہان الدین صاحب جہلمی کے والد محترم کا نام مولانا محمد یٰسین صاحب تھا۔ آپ علاقہ کی معزز قوم گکھڑ سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ خاندان ایک مذہبی شہرت کا حامل تھا، جس کی سکونت موضع ''بوریاں والی'' نزد سکندر پور تحصیل کھاریاں ضلع گجرات میں تھی۔ مولانا محمد یٰسین صاحب گاؤں کے نہایت معتبر اور معزز فرد تھے۔ پیشے کے اعتبار سے آپ اوسط طبقے کے زمیندار تھے۔ آپ کی شرافت اور دلیری کی وجہ سے اس زمانہ میں جبکہ ارد گرد آئے دن ڈاکہ زنی اور چوری کے واقعات عام تھے کوئی اس غرض سے بوریاں والی کا رخ نہیں کرتا تھا۔ آپ ہر شام بلا ناغہ گاؤں کے گرد ایک چکر لگاتے تھے اور رات کو بھی گاؤں کی حفاظت کرتے رہتے تھے۔

مولانا محمد یٰسین صاحب کو اللہ تعالیٰ نے پانچ صاحبزادے اور ایک صاحبزادی عطا فرمائی تھی۔ تمام کے تمام عالمِ دین اور اپنے حلقۂ احباب میں قدر کی نگاہ سے جانے جاتے تھے۔ ان کے نام اور مختصر تعارف درج ذیل ہے۔

### نعمان

1۔ آپ ایک ماہر طبیب تھے، ان کا ایک ایجاد کردہ کشتہ ''**شنگراف نعمانی**'' آج تک معروف ہے۔ جہلم شہر کے مین بازار میں موجود جامع مسجد اہل حدیث میں آپ کا نام محراب کے اوپر آج بھی کندہ ہے۔

**2۔ لقمان:** عالم بھی تھے اور شاعر بھی۔

**3۔ عثمان:** یہ بھی عالم تھے۔

**4۔ برہان:**

یہ مضمون آپ ہی کے بابرکت وجود کے بارہ میں ہے۔

**5۔ سلطان:**

عالم تھے، اپنے بھائی نعمان کی وفات کے بعد جامع مسجد اہل حدیث جہلم کے امام ہوئے۔

آپ کی صاحبزادی جن کا نام معلوم نہیں ہو سکا مگر اتنا ضرور معلوم ہوا ہے کہ آپ بھی بہت علم رکھنے والی خاتون تھیں۔ الغرض یہ گھرانہ ہی علماء کا گھرانہ تھا۔

## پیدائش اور ابتدائی تعلیم

حضرت مولوی صاحب کی ولادت کی صحیح تاریخ تو محفوظ نہیں البتہ ایک اندازے کے مطابق آپ 1830ء میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ کا وطن مالوف تحصیل کھاریاں، ضلع گجرات کا گاؤں ''بوریاں والی'' ہے۔ آپ بچپن سے ہی جہلم چلے گئے، پھر جہلم کا ہی نشان بن گئے اور وہیں ابدی نیند سو رہے۔ چونکہ آپ کا گھرانہ ہی علم کا گہوارہ تھا اس لئے ابتدائی تعلیم گھر پر ہی والد، والدہ اور بڑے بھائیوں سے حاصل کی۔ اسی طرح قرآن کریم کم عمری میں حفظ کیا اور آپ کو احادیث بھی ایک لاکھ سے زائد یاد تھیں۔ آپ نے دینی کتب کے علاوہ علم طب میں کافی دسترس حاصل کی۔

## علم دین سیکھنے کا شوق

ایک واقعہ جو آپ کے علمِ دین زیادہ گہرائی میں جا کر سیکھنے کا سبب بنا۔ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دفعہ آپ کو کسی نے گاؤں میں 'مولوی' کہا اس پر ایک دوسرے شخص نے پہلے کو ٹوکتے ہوئے کہا کہ یہ خود مولوی (عالم) نہیں۔ ہاں! مولوی صاحب کے بیٹے ہیں۔ یعنی ان کے والد بہت بڑے عالم ہیں۔ اس بات کا آپ پر بہت گہرا اثر ہوا اور آپ پچیس برس کی عمر میں گھر سے دینی علوم حاصل کرنے کے لئے نکل پڑے۔

## تعلیمی قابلیت

مزید علم کی خاطر آپ نے دہلی کا رخ کیا۔ دہلی میں آپ نے اس وقت کے مشہور عالمِ حدیث مولوی نذیر حسین دہلوی صاحب سے علم حدیث حاصل کیا۔ حضرت مولوی عبد المغنی صاحب (فرزند حضرت مولانا برہان الدین صاحب) تحریر کرتے ہیں کہ ''والد صاحب معمولی پڑھے لکھے نہ تھے، بلکہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ فی زمانہ لوگ حافظ اس کو کہتے ہیں جو قرآن شریف کا حافظ ہو۔ مگر محدثین کی اصطلاح میں حافظ اسے کہتے ہیں۔ جو قرآن اور حدیث دونوں کا حافظ ہو۔ آپ کو بخاری شریف حفظ تھی۔ اس کے علاوہ قرآن۔ حدیث۔ تفسیر۔ فقہ۔ صرف ونحو۔ منطق۔ فلسفہ۔ عربی۔ فارسی۔ پشتو۔ علم قیافہ۔ علم طب میں غرضیکہ ہر مروجہ علم میں مولیٰ کریم نے آپ کو کمال بخشا ہوا تھا۔ علم کلام اور علم مناظرہ میں آپ ایسے قابل تھے کہ کوئی کتاب مناظرہ کے لئے ساتھ نہ لے جاتے۔ حدیث کے ویسے ہی حافظ تھے۔ صرف قرآن کریم اپنے پاس رکھتے اور فرمایا کرتے کہ گھر سے ہتھیار لے کر دشمن کا مقابلہ نہیں کرنا چاہئے ممکن ہے ہمارا ہی ہتھیار چھین کر دشمن ہم پر حملہ کر دے۔ بلکہ عقلمندی اسی میں ہے کہ دشمن کا ہتھیار چھین کر اس پر وار کیا جائے یعنی جو دشمن اعتراض کرے۔ اسی کو ایسے رنگ میں الٹا کر اسی کے گلے ڈال کر سوال کا مطالبہ کرو۔ ہاں یہ بات ضرور تھی کہ آپ غریبانہ، فقیرانہ اور درویشانہ مذاق اور مزاج کے تھے۔

(ماہنامہ انصار اللہ اگست 1977ء ص 11)

## دینی مصروفیات اور اثر ورسوخ

1865ء میں جہلم واپس آئے تو اہل حدیث تحریک کے پُر جوش داعی بن گئے اور اہلِ حدیث مکتبِ فکر کی اشاعت کے لئے کوشش شروع کر دی۔ گجرات۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ اور جہلم میں تحریک کی بنیاد رکھی۔ اہلِ حدیث کے زمانہ میں آپ کا اثر ورسوخ اور حلقۂ اثر دریائے جہلم کے پار میر پور ریاست کشمیر علاقہ راجوری، علاقہ کھڑی، اس کے بعد گجرات، وزیر آباد، سیالکوٹ، مرید کے ریلوے سٹیشن کے شمال کے طرف گیارہ میل کے فاصلے پر پٹیالہ دوست محمد خان کے نزدیک ایک گاؤں ہنجی ہے۔ ان مقامات پر آپ نے مختلف جماعتیں قائم کیں اور ان کی نگرانی کرتے تھے۔ انہیں ایام میں فرنٹیئر کی طرف بھی عام طور پر امامِ مہدی کی تلاش میں پیدل جایا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک بزرگ بنام پیر صاحب کوٹھے والے تھے ان کی خدمت میں رہ کر سقے کی خدمت بطورِ مجاہدہ بجالایا کرتے تھے۔ تیرآہ میں بھی کوئی بزرگ تھے ان کے پاس بھی گئے۔ احمدیت سے پہلے آپ مجاہدین فرقہ کے صوبہ پنجاب کے ہیڈ تھے۔ مجاہدین وہ فرقہ تھا، جو امام مہدی کے انتظار میں تھا اور کہتا تھا کہ جب امام مہدی آئیں گے تو ہم ہی ان کی فوج یا جماعت ہوں گے، جن کو ساتھ لے کر آپ دین حق کو غلبہ اور کفر کو شکست دیں گے۔ یہ فرقہ علاقہ فرنٹیئر سے لے کر ہندوستان تک پھیلا ہوا تھا اور اس کی شاخیں ہر شہر میں تھیں۔

آپ نے امام مہدی اور مسیح موعود کی تلاش میں کئی بزرگوں کی بیعت کی مگر وہ گوہرِ نایاب آپ کو کہیں نہ ملا۔ فرقہ اہلِ حدیث اختیار کرنے کے بعد آپ کو تکالیف بھی برداشت کرنی پڑیں لیکن مجاہدانہ کوششوں میں لگے رہے۔ کثیر تعداد میں مدمقابل علماء ہوتے جن سے کئی کئی ہفتے مناظرہ کرتے، مخالفین پر ہمیشہ بھاری ہوتے اور کامیاب و کامران رہتے۔ بالآخر علاقے میں اہلِ حدیث مکتبۂ فکر کی تعداد بڑھ گئی، یوں آپ کی تکالیف کم ہو گئیں۔

آپ اہل حدیث فرقہ سے تعلق تو رکھتے تھے لیکن اس کے علاوہ جس عقیدہ پر آپ مضبوطی سے قائم تھے وہ بنیادی طور پر یہ تھا۔

''امام مہدی کے ظاہر ہونے کے قرائن ونشانات اس زمانہ میں عام ہیں اور مہدی کے آنے کا وقت یہی ہے۔''

اسی غرض سے آپ مولوی عبداللہ غزنوی اور حضرت صاحب کوٹھہ شریف والے کے ہاں بھی گئے مگر اطمینان نہ ہوا۔

## حلقہ درس

قبولِ احمدیت سے پہلے آپ نے جہلم میں درسِ حدیث بھی جاری کیا تھا۔ آپ کے حلقۂ شاگردی میں حافظ عبد المنان صاحب وزیر آبادی، مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی، مولوی حشمت علی صاحب راجوروی، مولوی محمد عرفان صاحب ڈونگا گلی مری، مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی، مولوی محمد قاری صاحب جہلمی اور مولوی عبد الرحمان صاحب کھیوال (والد مولوی حافظ مبارک احمد صاحب سابق استاد جامعہ احمدیہ) جیسے علماء شامل تھے۔ اللہ تعالیٰ نے مؤخر الذکر تین احباب کو قبول احمدیت کی سعادت بھی بخشی۔ آپ کے درس میں عام طور پر 20-25 درویش یعنی طالب علم تعلیم پاتے تھے اور وہ سب کے سب مولوی ہوتے تھے۔ قرآن شریف، بخاری اور مسلم پڑھایا کرتے تھے۔

## لباس

حضرت مولوی صاحب سادہ طرز کا زمیندار قسم کا لباس پہنتے تھے۔ جس طرح زمینداروں کے پاس ایک چادر ہر وقت ہوتی ہے اسی طرح وہ بھی ایک چادر رکھتے جو کمر اور کندھوں پر پڑی رہتی۔ آپ کا لباس سفید رنگ کے بجائے پرانے فیشن زمیندار کے مطابق نیلے رنگ اور فاختائی رنگ کا ہوتا تھا۔

## پہلی ملاقات

آخر مولائے کریم کے فضل ورحم نے دستگیری کی حضرت مولوی صاحب درس وتدریس کے سلسلے کے

ساتھ ساتھ آنے والے مامورِ زمانہ کی تلاش میں بھی تھے ۔کیونکہ پیشگوئیاں آپ کے زمانے کی نشاندہی کررہی تھیں ۔آپ اسی جستجو میں تھے کہ یہ خبر سنی کہ قادیان میں ایک شخص پیدا ہوا ہے جو قرآن کا ماہر ہے اور ہر مذہب کے مقابل پر دینِ حق کی نمائندگی کررہا ہے۔خصوصاً آریوں اور عیسائیوں کے اعتراضات اور شکوک کا مدلل اور مسکت جواب دے رہا ہے۔یہ جان کر آپ اپنی فطرتِ سعیدہ سے اس نتیجہ پر پہنچے کہ یہی وہ منزل ہے جس کی مجھے تلاش تھی۔چنانچہ اپنی آنکھوں سے اس وجود کو دیکھنے کے لئے پیدل جہلم سے قادیان روانہ ہوئے۔کئی دن کے سفر کے بعد جب قادیان پہنچے تو معلوم ہوا کہ حضرت اقدس مسیح موعود ان دنوں چالیس روز عبادات اور دعاؤں کی غرض سے ہوشیار پور تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔چنانچہ حضرت مولوی صاحب جہلم واپس جانے کے بجائے شوقِ ملاقات میں ہوشیار پور روانہ ہوگئے اور یوں اس مبارک وجود کی زیارت کا شوق آپ کو ہوشیار پور لے گیا۔اس سے آگے کا واقعہ حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب یوں بیان کرتے ہیں۔

''شہر میں حضرت صاحب کا مکان تلاش کرتے ہوئے مرزا اعظم بیگ صاحب سے ملے جو جہلم میں افسر مال کے عہدہ پر رہ چکے تھے اور حضرت مولوی صاحب کے نہایت گہرے دوست تھے۔آپ نے ان سے دریافت کیا کہ آپ کے مرزا کس مکان میں رہتے ہیں؟اس نے نہایت بے رخی سے جواب دیا پنجابی زبان میں ''شہر تیرے اگے پیا ہویا ہے کتے ویکھ لے'' یعنی شہر تمہارے سامنے ہے کہیں دیکھ لو یہ کہہ کر وہ چل دیئے ۔آخر تلاش کرتے کرتے معلوم ہوا کہ فلاں مکان میں حضور تشریف فرما ہیں۔مگر حویلی کا بڑا دروازہ بند رہتا ہے۔ایک طرف چھوٹا سا نامعلوم دروازہ ہے اس سے ان کے ملازم وغیرہ آتے جاتے ہیں۔چنانچہ والد صاحب دروازے پر پہنچے دستک دی ملازم آنے پر درخواستِ ملاقات کی کہ برہان ملنا چاہتا ہے۔ملازم جواب لایا۔حضور فرماتے ہیں فرصت نہیں ہے۔دوبارہ عرض کی کہ میں دور سے آیا ہوں۔ضرور ملنا ہے۔پھر جواب آیا کہ کسی اور وقت آنا۔سہ بارہ عرض کی کہ جاکر کہو کہ برہان وہابی جہلم سے ملاقات کے لئے آیا ہے۔دروازے پر بیٹھا ہے ملے بغیر نہیں جائے گا۔ والد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ادھر میں پیغام دے رہا تھا ادھر حضور کو الہام ہوا اَکْرِمْ ضَیْفَکَ اپنے مہمان کی عزت کرو حضور نے ملازم کو آواز دی کہ آپ کو اندر لے آئے۔ چنانچہ میں اندر چلا گیا اور بغور حضور کے حالات کا مطالعہ کرنے لگا''

(ماہنامہ انصاراللہ اگست 1977ء صفحہ 10۔11)

اس وقت حضرت اقدس مسیح موعود خلوت نشینی اختیار کئے ہوئے تھے کسی شخص کو بھی ملنے کی اجازت نہ تھی دروازے پر حضرت شیخ حامد علی صاحب بیٹھے تھے اور کسی کو اندر نہ جانے دیتے آپ نے منت سماجت سے کام نکالنا چاہا مگر بے سود مگر یہ زیارت اور ملاقات کیسے ہوئی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اس واقعہ کو اس طرح بیان فرمایا۔

''حضرت مولوی برہان الدین صاحب اہلِ حدیث میں سے تھے اور ان کے لیڈر تھے انہوں نے حضرت اقدس کا ذکر سنا،شاید انہوں نے براہینِ احمدیہ کا اشتہار پڑھا آریوں اور عیسائیوں کے خلاف کسی اخبار میں آپ کا مضمون دیکھا تو ان کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ میں خود جاکر انہیں دیکھ آؤں چنانچہ آپ جہلم سے پاپیادہ قادیان روانہ ہوگئے لیکن کئی دن کے سفر کے بعد جب قادیان وارد ہوئے تو معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود ان دنوں متواتر چالیس دن عبادات اور دعاؤں میں گزارنے کے لئے الہامِ الٰہی تیری عقدہ کشائی ہوشیار پور میں ہوگی کی تکمیل میں ہوشیار پور گئے ہیں۔حضرت مولوی صاحب نے جہلم واپس جانا گوارا نہ کیا اور شوقِ ملاقات کے باعث قادیان میں رہ کر انتظار کرنا بھی مناسب نہ سمجھا چنانچہ آپ قادیان سے ہوشیار پور روانہ ہوگئے وہاں پہنچ کر انہیں معلوم ہوا کہ آپ سے ملاقات نہیں ہوسکتی کیونکہ حضرت اقدس نے اپنے ساتھ والوں کو ہدایت دے دی تھی کہ کسی کو اندر نہیں آنے دینا اور شیخ حامد علی صاحب کو دروازے پر بٹھایا ہوا تھا۔آپ نے منتیں کیں کہ مجھے ملنے دو مگر انہوں نے نہ مانا آخر مولوی برہان الدین صاحب نے کہا مجھے صرف چک اٹھا کر ایک دفعہ دیکھ لینے دو اس سے زیادہ کچھ نہیں کروں گا۔مگر شیخ حامد علی صاحب نے یہ بات بھی نہ مانی اللہ تعالیٰ نے کیونکہ ان کی خواہش پوری کرنی تھی اس لیے اتفاق ایسا ہوا کہ ایک دفعہ حضرت اقدس کو کوئی ضرورت پیش آئی اور آپ نے فرمایا میاں حامد علی تم فلاں چیز لے آؤ وہ اس طرف چل پڑے اور انہیں موقع میسر آگیا یہ چوری چوری گئے انہوں نے چک اٹھا کر حضرت اقدس کو دیکھ لیا آپ اس وقت کچھ لکھ رہے تھے اور جلدی جلدی کمرے میں ٹہل رہے تھے یہ عام نظر میں معمولی بات تھی مگر صاحبِ عرفان کی نگاہ میں یہ بڑی بات تھی انہوں نے آپ کو دیکھا اور واپس آگئے لوگوں نے آپ سے پوچھا آپ نے کیا دیکھا انہوں نے کہا اس نے بہت دور جانا ہے یہ کمرے میں تیز تیز چل رہا تھا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ اس نے بڑا کام کرنا ہے۔''

(الفضل 5 رجولائی 1957ء ص 5)

''تا مرد وسخن نہ گفتہ باشد عیب و ہنرش نہفتہ باشد''

والد صاحب نے کہا کہ آخر میں نے یہ فیصلہ کیا کہ ان سے تبادلۂ خیالات کیا جائے اور ان کی علمیت اور قابلیت کا اندازہ لگایا جائے اس کے علاوہ میں جہلم سے چل کر آیا ہوں اگر لوگ دریافت کریں گے تو کیا جواب دوں گا۔

آمدم برسر مطلب!والد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ تبادلۂ خیالات کے لئے اجازت حاصل ہونے کے بعد پہلے دن میں نے معمولی سوال و جواب کئے اور بعض احادیث پیش کیں۔حدیثوں کے متعلق میں نے دیکھا کہ حضرت صاحب قرآن شریف کی آیات پڑھ کر کسی حدیث کو صحیح قرار دے دیتے یا ضعیف۔یہ انوکھا استدلال دیکھ کر میں حیران ہوا کہ کسی حدیث کو صحیح یا مرسل وغیرہ قرار دینا آسان کام نہیں بلکہ بہت مشکل کام ہے۔محدثین کا طریق تو یہ ہے کہ راویوں کو دیکھا جائے ۔ان کے حالات معلوم کئے جائیں ۔یہ کیا جائے ،وہ کیا جائے ۔مگر یہ عجیب استدلال ہے کہ یہ حدیث قرآن کے مخالف ہے لہٰذا ضعیف ہے۔ یہ حدیث قرآن کی تصدیق کرتی ہے یہ صحیح ہے۔خیر پہلے دن میں کچھ شرمندہ ہوکر واپس چلا آیا اور آپ کے علم قرآن کی کچھ قدر میرے دل میں بیٹھی۔مگر رات سویا تو میرے نفس نے کہا کہ 'واہ برہان!تم نے تو کسی جگہ اب تک پیٹھ نہیں دکھائی اور شکست نہیں مانی ۔مرزا صاحب نیک اور بزرگ ہیں مگر عالم ہونا اور چیز ہے۔ یہ مغل قوم کا فرد ہے کسی عالم گھرانے کا نہیں۔پھر گاؤں کا رہنے والا نہ کہ شہر کا باشندہ اور تم نے باقاعدہ استادوں سے علوم حاصل کئے ہیں اور پھر اب تک کئی میدان مارے ہیں۔کل اتفاقیہ طور پر چند کلمات مرزا صاحب کے منہ سے نکلے جو دل کو بھاگئے۔

چنانچہ دوسرے دن خاص تیاری کرکے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔سوال وجواب شروع ہوئے میں نے دیکھا کہ حضرت صاحب نے میرے اردگرد قرآن کا قلعہ لگادیا۔یعنی چاروں طرف قرآن کریم کی دیوار بنادی میں حضور کی قرآن دانی سن کر اور سادہ طرزِ بیان جس میں قطعاً تصنع اور بناوٹ کا شائبہ نہیں تھا دیکھ کر حیران اور ششدر رہ گیا۔میں نے اس کے ساتھ تفسیر قرآن کریم کے حقائق اور معارف سنے تو دل عش عش کر اٹھا۔کیونکہ تفاسیر میں اس کا عشرِ عشیر تو درکنار مفسرین تو اس کوچہ سے بالکل بیگانہ دیکھے۔اسی وقت میرے دل نے فیصلہ کیا۔ برہان جس کی تلاش میں تم حیران وسرگردان مارے مارے پھر رہے تھے وہ گوہر مراد یہی ہے۔ جب رات کو سویا تو پھر نفس نے سر اٹھایا اور جوش دلایا کہ کل کا دن تو دیکھو۔ چنانچہ تیسری دفعہ پھر جب سوال وجواب شروع ہوئے اور میرے ترکش میں جس قدر تیر اصولِ معانی،منطق،فلسفہ،صرف ونحو وغیرہ علوم کے تھے استعمال کرنے شروع کئے تو حضرت صاحب نے نہایت محبت اور پیار اور سادگی سے فرمایا کہ مولوی صاحب تحقیقِ حق اور چیز ہے اور ہار جیت کا خیال اور چیز ہے۔بس حضور کا یہ فرمانا تھا کہ میرے نفس نے مجھے نہایت ملامت کی اور میں نے اسی وقت حضور کی خدمت میں عرض کی کہ حضور میری بیعت لیں۔ حضرت مسیح موعود نے یہ کہہ کر بیعت لینے سے انکار کردیا کہ مجھے بیعت لینے کا اذن نہیں چنانچہ اس تاریخی ملاقات نے حضرت مولوی صاحب کی کایا پلٹ دی۔

(معلوم یہ ہوتا ہے کہ حضرت مولانا برہان الدین صاحب نے کافی دن تک ہوشیار پور میں قیام کیا اور جب حضرت مسیح موعود نے 40 دن کی چلہ کشی مکمل فرمالی تو اس وقت یہ سوال وجواب کی محفل ہوئی ،کیونکہ آپ چلہ کے ایام میں زیادہ گفتگو نہ فرماتے تھے۔)

## صرف پہلے فقرے کی ضرورت

حضرت مولوی صاحب فرماتے ہیں۔

اس کام سے فارغ ہونے کے بعد میں مرزا اعظم بیگ صاحب کی تلاش میں نکلا ۔جو حضرت صاحب کے رشتہ داروں میں سے تھے اور ان دنوں سے میرے دوست تھے جب وہ دورانِ ملازمت جہلم رہ چکے تھے کہ ان سے ملاقات کرتا جاؤں۔جب ان سے ملا تو کہنے لگے مولوی صاحب آپ بہت دنوں سے یہاں ہیں مگر ملنے کے لئے نہیں آئے۔ میں نے کہا کہ میں تو آپ کے مرزا صاحب ہی کے پاس تھا۔ بھلا آپ تو بتلائیں کہ مرزا صاحب کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ کہنے لگے کہ مرزا صاحب نہایت نیک صالح اور خدا رسیدہ تھے ۔مگر افسوس اب ان کے دماغ میں نقص واقع ہوگیا ہے۔میں نے کہا مجھے صرف پہلے فقرے کی ضرورت تھی۔جس کی آپ جیسے انسان سے جو ان کی برادری کا اور شریک بھائی ہو اور حالت کا جاننے والا ہو گواہی مل گئی ہے کہ آپ نیک صالح اور باخدا انسان تھے اور اسی کی مجھے ضرورت تھی ۔کیونکہ قرآن کریم میں آتا ہے کہ......

اور آپ کا یہ فرمانا کہ افسوس اب ان کے دماغ میں نقص واقع ہوگیا ہے مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ اب میں نے اچھی طرح سے دیکھ بھال لیا ہے۔ پھر حضرت صاحب سے رخصت حاصل کرکے واپس وطن روانہ ہوا۔ابھی حضرت صاحب بیعت نہیں لیتے تھے اور نہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا کیا تھا۔

حضرت مولوی صاحب حضرت اقدس مسیح موعود کی بیعت کیے بغیر جہاں جہاں تعلق اور رسوخ تھا اور جہاں جہاں اہلحدیث زمانہ میں جماعتیں قائم کی تھیں پیغام دیتے تھے کہ جس امام مہدی کی تلاش تھی وہ آگیا ہے۔بس یہ سنتے ہی حنفی تو اہلحدیث ہونے کی وجہ سے پہلے ہی دشمن تھے۔ اب اہلحدیث نے بھی مخالفت شروع کردی کہ ابھی تک اہلحدیث کے زمانہ کے مصائب اور مشکلات بمشکل ختم ہوئی ہیں۔اب مولوی صاحب نے ایک اور قدم اٹھایا ہے۔نئی مخالفت اور دشمنی شروع ہوگئی مگر آپ اپنی دُھن کے پکّے تھے۔وعظ کرتے کہ دوستو!یہ وہ دولت ہے جو 1400 سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہے۔ بزرگانِ سلف اسی شخص کی زیارت کی حسرت سینوں میں لئے قبروں میں دفن ہوگئے ۔اے اہلحدیث دوستو!وہ شخص جس کے متعلق منبروں پر چڑھ کر تمہیں وعظ سنائے جاتے تھے کہ امام مہدی اور عیسیٰ آئیں گے اور تم بھی اس کے انتظار میں تھے اس کے لئے دعائیں مانگا کرتے تھے،

باقی صفحہ 6 پر

اب خدا نے فضل کیا ہے کہ وہ شخص آگیا ہے چونکہ تم ہی وہ موحّد اور مجاہد جماعت ہو جو اس خدمت کے لئے تیار کی گئی تھی میرے لئے نہایت دکھ اور رنج کا مقام ہوگا کہ

مکرم رانا غلام مصطفیٰ منصور صاحب

# خدمت دین کی برکات و اہمیت

اگر تم ہی اس نعمت سے محروم ہو جاؤ۔ ابتداء میں تو اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

اور (اللہ کی طرف) ہمیشہ مائل رہتے ہوئے اپنی توجہ دین پر مرکوز رکھ اور تو ہرگز مشرکوں میں سے نہ بن (یونس:106) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہمیشہ خدمت دین کے لئے تیار رہو۔ کبھی بھی سستی نہ دکھانا۔ کبھی یہ خیال نہ کرنا کہ اگر ہم نے کچھ وقت یا مال یا علم یا عقل خدمت دین میں صرف کی تو ہمارے ذاتی یا دنیاوی کاموں کا حرج ہوگا ایسا سوچ کر مشرکوں میں سے نہ بن جانا۔ رزاق صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ دنیا کی ہر نعمت، ہر آسائش اور ہر عطا اسی خدائے ذوالجلال کی طرف سے ملتی ہے۔ ع

سب کچھ تیری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے

تو رب کائنات کی عطاؤں میں سے خدمت دین کے لئے کچھ وقت یا اور نعمتیں ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر صرف کرنی ہیں۔

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''وہ تمام امور جو تکمیل انسانیت کے لئے ضروری ہیں، دین میں داخل ہیں، جو باتیں انسان کو وحشیانہ حالت سے پھیر کر حقیقی انسانیت سکھلاتی یا عام انسانیت سے ترقی دے کر حکیمانہ زندگی کی طرف منتقل کرتی ہیں اور یا حکیمانہ زندگی سے ترقی دے کر فنافی اللہ کی حالت تک پہنچاتی ہیں۔ انہیں باتوں کا نام دوسرے لفظوں میں دین ہے۔''

(کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13 ص 89)

سو اللہ رب العزت خالق کائنات بھٹکی ہوئی روحوں کو راہ راست پر لانے کے لئے اور اپنی ذات جاودانی کی پہچان کروانے کے لئے اس خدمت کی انجام دہی کرنے کے لئے دین کے لئے علم کے حصول کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتا ہے۔

پس کیوں نہ ہوا کہ ان کی جماعت میں سے ایک گروہ نکل پڑتا تا کہ وہ دین پوری طرح سیکھتے اور اپنی قوم کو واپس لوٹ کر (بے دینی سے) ہوشیار کرتے تا کہ وہ گمراہی سے ڈرنے لگیں۔

(التوبہ:122)

خدمت دین کی جو تڑپ حضرت مسیح موعود اپنے دل میں محسوس کرتے تھے اور اس کے لئے ہر وقت آپ کوشاں رہتے تھے۔ اس کا اظہار کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔

ہماری رائے تو یہ ہے کہ جہاں تک ہو سکے کمربستہ ہو کر دین کی خدمت میں مصروف ہوں۔ کیونکہ یہ وقت اسی کام کے لئے ہے اگر اب کوئی نہیں کرتا تو اور کب کرے گا؟ (ملفوظات جلد چہارم ص 231)

## خدمت دین کرنے والوں کا اجر

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اگر تم اللہ کی مدد کرو تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدموں کو ثبات بخشے گا۔ (سورۃ محمد:8)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی مدد کرنا یہی ہے کہ اس ذات خالق ارض وسماء کی پہچان کروائی جائے اور اس خدمت کے اجر کے طور پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمہاری مدد کروں گا۔ میں تمہیں ثبات بخشوں گا تمہیں بے چین نہیں ہونے دوں گا۔ تمہاری تمام پریشانیوں، مصیبتوں اور ضرورتوں کا میں ذمہ لیتا ہوں، وہ تمہارے سب کام میں خود کروں گا۔ تمہیں کبھی بھی بے یارو مددگار نہیں چھوڑوں گا۔

جیسا کہ ہمارے آقا و مولا حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

جو شخص اپنے اندر (یعنی دین کی سمجھ بوجھ) پیدا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے تمام کاموں کا خود متکفل ہو جاتا ہے اور اس کے لئے ایسی ایسی جگہوں سے رزق کے سامان مہیا کرتا ہے کہ جس کا اسے وہم گمان بھی نہیں ہوتا۔ پھر خدمت دین کی طرف توجہ دلاتے ہوئے رسول اللہ ﷺ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تاکیداً فرماتے ہیں۔ خدا کی قسم تیرے ذریعہ ایک آدمی کا ہدایت پا جانا اعلیٰ درجے کے سرخ اونٹوں کے مل جانے سے زیادہ بہتر ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الجہاد)

پھر حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی نیک کام اور ہدایت کی طرف بلاتا ہے اس کو اتنا ہی ثواب ملتا ہے۔ جتنا ثواب اس بات پر عمل کرنے والوں کو ملتا ہے اور اس کے ثواب میں سے کچھ بھی کم نہیں ہوتا۔

(ترمذی ابواب الفتن)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''ہر ایک شخص کا صدق اس کی خدمت سے پہچانا جاتا ہے۔ عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا............ پس تم ایسے برگزیدہ نبیؐ کے تابع ہو کر کیوں ہمت ہارتے ہو۔ تم اپنے وہ نمونے دکھلاؤ جو فرشتے بھی آسمان پر تمہارے صدق وصفا سے حیران ہو جائیں اور تم پر درود بھیجیں۔''

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 83، 85)

پھر فرماتے ہیں۔

''اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا۔ تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا۔ تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے۔ ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے۔ کیا وہ ایک پیسہ کے ضائع ہونے سے روتا ہے اور چیخیں مارتا ہے اور ہلاک ہونے لگتا ہے۔ پھر اگر تم کو اس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ خدا تمہارا ہر ایک حاجت کے وقت کام آنے والا ہے۔ تو تم دنیا کے لئے ایسے بے خود کیوں ہوتے؟ خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے۔ تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 ص 22)

مزید فرماتے ہیں۔

اگر چہ فیصلہ دعاؤں سے ہی ہونے والا ہے۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ دلائل کو چھوڑ دیا جاوے۔ نہیں دلائل کا سلسلہ بھی برابر رکھنا چاہئے اور قلم کو روکنا نہیں چاہئے۔ نبیوں کو خدا تعالیٰ نے اسی لئے اولی الایدی والابصار۔ کہا ہے کیونکہ وہ ہاتھوں سے کام لیتے ہیں۔ پس چاہئے کہ تمہارے ہاتھ اور قلم نہ رکیں۔ اس سے ثواب ہوتا ہے۔ جہاں تک بیان اور لسان سے کام لے سکو کام لئے جاؤ اور جو جو باتیں تائید دین کے لئے سمجھ میں آتی جاویں انہیں پیش کئے جاؤ وہ کسی نہ کسی کو فائدہ پہنچائیں گی۔

(ملفوظات جلد سوم ص 562)

پھر فرماتے ہیں۔

اگر کوئی تائید دین کے لئے ایک لفظ نکال کر ہمیں دے دے تو ہمیں موتیوں اور اشرفیوں کی جھولی سے بھی زیادہ بیش قیمت معلوم ہوتا ہے۔ جو شخص چاہے کہ ہم اس سے پیار کریں اور ہماری دعائیں نیازمندی اور سوز سے اس کے حق میں آسمان پر جائیں وہ ہمیں اس بات کا یقین دلا دے کہ وہ خادم دین ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

بارہا قسم کھا کر فرمایا کہ ہم ایک شے سے محض اللہ تعالیٰ کے لئے پیار کرتے ہیں۔ بیوی ہو، بچے ہوں، دوست ہوں، سب سے ہمارا تعلق اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 311)

پھر فرماتے ہیں۔

''جو حالت میری توجہ کو جذب کرتی ہے اور جسے دیکھ کر میں دعا کے لئے اپنے اندر تحریک پاتا ہوں۔ وہ ایک ہی بات ہے کہ میں کسی شخص کی نسبت معلوم کر لوں کہ یہ خدمت دین کے سزاوار ہے اور اس کا وجود خدا تعالیٰ کے لئے، خدا کے رسول کے لئے، خدا کی کتاب کے لئے، اور خدا کے بندوں کے لئے نافع ہے۔ ایسے شخص کو جو درد والم پہنچے وہ درحقیقت مجھے پہنچتا ہے۔'' فرمایا: ''ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ وہ اپنے دلوں میں خدمت دین کی نیت باندھ لیں۔ جس طرز اور جس رنگ کی خدمت جس سے بن پڑے کرے۔''

(ملفوظات جلد اول ص 215)

## خدمت دین کی برکت

خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانو
اس کے بدلے میں کبھی طالب انعام نہ ہو

اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ جو ایک انسان کو خدمت دین کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کی رضا کی خاطر ہمہ وقت خدمت دین کے لئے کمربستہ رہنا چاہئے۔ خدمت دین کی برکت سے اپنے کام بھی آسان ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پریشانیوں اور مصائب سے انسان کو محفوظ رکھتا ہے اور اگر ابتلاء کے طور پر انسان بعض مسائل کا شکار ہو بھی جائے تو اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت خاص سے ان مسائل سے نجات عطا فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کو کامیابی و کامرانی عطا فرماتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کا ہو جائے اللہ اس کا ہو جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا

''جے تو میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو''

خدمت دین کی برکات کے واقعات میں سے ایک واقعہ عرض کرتا ہوں۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ غزوۂ خیبر میں آنحضرت ﷺ سے پیچھے رہ گئے۔ ان کی آنکھوں میں آشوب تھا۔ وہ کہنے لگے بھلا میں آنحضرت ﷺ سے پیچھے رہ جاؤں گا (صرف آنکھوں کی تکلیف کی وجہ سے یہ نہیں ہو سکتا) اور نکل کھڑے ہوئے اور آنحضرت ﷺ سے جا ملے۔ جب وہ رات آئی جس کی صبح کو حضرت علیؓ نے خیبر فتح کیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کل میں ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا یا ایسا شخص جھنڈا سنبھالے گا جس سے اللہ اور اس کا رسول دونوں محبت کرتے ہیں۔ یا وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر خیبر کی فتح کرا دے گا۔ دوسرے دن کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آموجود ہوئے۔ ہمیں ان کے آنے کی امید نہ تھی۔ لوگوں نے کہا یہ علیؓ آ پہنچے۔ رسول اللہ ﷺ نے جھنڈا انہیں دیا اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر خیبر کی فتح عطا کی۔

(صحیح بخاری کتاب الجہاد والسیر باب ماقیل فی لواء النبی ﷺ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس واقعہ میں ہمارے لئے واضح سبق موجود ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آنکھوں کی تکلیف کے باوجود خدمت دین کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو

آنکھوں کی تکلیف سے شفاء بھی عطا کر دی اور آپ کو کامیابی عطا کرتے ہوئے خیبر کی فتح بھی عطا کی۔ جو وقت اللہ تعالیٰ کی راہ میں صرف کیا جائے اس کی برکت صرف اس انسان کو ہی نہیں ملتی بلکہ اس کے خاندان والے بھی اس کے وقت کی قربانی سے برکتیں حاصل کرتے ہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔

روحانی امور سے تعلق رکھنے والے اس بات کو اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں بعض صحابہ دن رات مسجد میں بیٹھے رہتے تھے۔ کہ شاید رسول اللہؐ باہر تشریف لے آئیں اور وہ کسی بات کے سننے سے محروم نہ رہ جائیں لوگ سمجھتے ہوں گے کہ وہ وقت ضائع کرتے تھے۔ لیکن نہیں وہ بہت بڑی خدمت کر رہے تھے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کے بھائی ایک دفعہ رسول کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ حضرت ابو ہریرہؓ تمام دن مسجد میں بیٹھا رہتا ہے اور کوئی کام نہیں کرتا۔ مجھے تمام دن محنت کرنی پڑتی ہے۔ آپؐ اسے سمجھائیں کہ کام کیا کرے۔ آپؐ نے فرمایا تمہیں کیا معلوم خدا اسی کی طفیل تمہیں بھی رزق دے رہا ہے۔ تو اصل میں وہ لوگ وقت ضائع نہیں کرتے تھے۔ بلکہ بہت بڑے ثواب کا کام کرتے تھے۔

(خطبات محمود جلد دوم صفحہ 125)

## درازیٔ عمر کا نسخہ

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔ ’’عمر بڑھانے کا اس سے بہتر کوئی نسخہ نہیں ہے کہ انسان خلوص اور وفاداری کے ساتھ اعلاء کلمۃ ............ میں مصروف ہو جاوے اور خدمت دین میں لگ جاوے اور آج کل یہ نسخہ بہت ہی کارگر ہے کیونکہ دین کو آج ایسے مخلص خادموں کی ضرورت ہے۔ اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر عمر کا کوئی ذمہ دار نہیں ہے۔ یونہی چلی جاتی ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص 563)

’’ایک صحابی کو جنگ میں تیر لگا۔ وہ اپنی جان سے مایوس ہوئے۔ اسی وقت خدا سے دعا مانگی اور کہا کہ مجھے عمر کا تو فکر نہیں ہے تھوڑی ہو یا بہت۔ مگر جن یہودیوں نے نبی کریم ﷺ کو ستایا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ان سے انتقام لوں۔ وہ اسی وقت اچھے ہو گئے اور پھر برابر زندہ رہے حتیٰ کہ ان یہودیوں سے انتقام لیا۔ خدا کی قدرت جب انتقام لے چکے تو اسی مقام سے خون جاری ہو گیا اور وہ فوت ہو گئے۔‘‘

(البدر جلد 3 نمبر 8 صفحہ 2 مورخہ 24 فروری 1904ء)

حضرت بھائی ماسٹر عبدالرحمان صاحب قادیانی کے متعلق ایک روایت رفقائے احمد میں یوں درج ہے۔

’’حضرت ماسٹر صاحب فرماتے تھے کہ ایک دفعہ میں شدید بیمار ہوا بچنے کی کوئی امید نہ تھی۔ میں نے اپنی بیوی بچوں کی طرف نظر کی اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی کہ اے اللہ! تو ہر چیز پر قادر ہے مجھ جیسے مردہ انسان کو از سر نو زندہ کرنا تیری قدرت میں ہے۔ میرے اہل و عیال کو ابھی میری زندگی کی ضرورت ہے۔ ان کی پرورش اور تعلیم میرے ذمہ ہے۔ تو مجھے صحت عطا فرما میں عہد کرتا ہوں کہ میں احمدیت ...... کی (اشاعت) میں کوئی کوتاہی نہیں کروں گا اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی اس عہد پر حتی المقدور قائم ہوں۔

پھر مزید لکھا ہے کہ

ماسٹر صاحب نے جناب الٰہی میں گریہ وبکا کر کے دعا کی کہ یا الٰہی ابھی میرے بچوں کی تعلیم و تربیت مکمل نہیں ہوئی بہت سی ذمہ داریاں میرے سر پر ہیں۔ میری عمر میں اضافہ فرمایا جائے۔ ابھی دو منٹ ہی دعا میں گزرے ہوں گے کہ آپ کو الہام ہوا۔

............ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی عمر میں اضافہ کر دیا کرتا ہے۔ جو لوگوں کے لئے نافع وجود بن جائیں۔ اس پر آپ نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ کو (۔) احمدیت بہت پسند ہے اس لئے آپ نے دعوت الی اللہ کے لئے اشتہارات شائع کئے اور روزانہ دعوت الی اللہ کرنے لگے۔

(رفقاء احمد جلد ہفتم ص 131-134)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

جو شخص اپنے وجود کو نافع الناس بناویں گے ان کی عمریں خدا تعالیٰ زیادہ کرے گا۔

(ملفوظات جلد سوم ص 303)

## خدمت دین نہ کرنے کی سزا

اللہ تبارک ارشاد فرماتا ہے

اگر تم (جہاد کے لئے) نہ نکلو گے تو وہ تمہیں ایک دردناک عذاب دے گا اور تمہاری بجائے ایک اور قوم تبدیل کر لائے گا اور تم اسے (یعنی اللہ تعالیٰ کو) کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکو گے اور اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

(سورۃ التوبہ آیت: 39)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اگر تم خدمت دین کے لئے نہیں نکلو گے تو وہ تمہیں دردناک عذاب دے گا اور جو کام اللہ تعالیٰ نے کرنے کا فیصلہ کیا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ اگر تم خدمت سے محروم رہ گئے تو اللہ تعالیٰ اور لوگوں کو خدمت دین کے لئے تیار کر دے گا جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر خدمت دین کریں گے اگر تم یہ خیال کرو گے کہ تمہارے خدمت دین نہ کرنے کی وجہ سے کام رک جائے گا تو یہ خیال باطل ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے وہ اپنا کام مکمل کرنے کے لئے اور لوگوں کو توفیق دے گا جو اس کی مرضی اور منشاء کے مطابق اس کی رضا کے لئے خدمت دین کریں گے اور اللہ تعالیٰ کے کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں گے اور خدمت دین نہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں سے محروم ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی سزا کا مورد بنیں گے۔

جیسا کہ احادیث میں ذکر ہے

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ یا تو تم نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں سخت عذاب سے دوچار کرے گا۔ پھر تم دعائیں کرو گے۔ لیکن وہ قبول نہیں کی جائیں گی۔

(ترمذی ابواب الفتن)

حضرت جریر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو لوگ برے لوگوں میں رہتے ہیں اور باوجود قدرت کے ان کو برائی سے نہیں روکتے اللہ تعالیٰ ان کو ان کے مرنے سے پہلے سخت عذاب میں مبتلا کرے گا۔

(ابوداؤد کتاب الملاحم)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

’’ہر شخص اپنے دل میں جھانک کر دیکھے کہ دین و دنیا میں سے کس کا زیادہ غم اس کے دل پر غالب ہے۔ اگر ہر وقت کا دل کا رخ دنیا کے امور کی طرف رہتا ہے۔ تو اسے بہت فکر کرنی چاہئے۔ اس لئے کہ کلمات الٰہیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے شخص کی نماز بھی قبول نہیں ہوتی۔

فرمایا: کاش لوگوں کی سمجھ میں یہ بات آ جاتی کہ جس شخص کا تمام ہمّ و غم دین کے لئے ہوتا ہے اس کے دنیا کے ہمّ و غم کا اللہ تعالیٰ متکفل و متولی ہو جاتا ہے۔ فرمایا۔ میں نے کبھی نہیں سنا اور نہ کوئی کتاب گواہی دیتی ہے۔ کہ کبھی کوئی نبی بھوکا مرا ہو یا اس کی اولاد دروازوں پر بھیک مانگتی پھرتی ہو۔ ہاں دنیا کے ملوک اور امراء اور اغنیاء کا یہ برا حال اکثر سنا گیا ہے کہ ان کی اولاد نے در بدر ٹکڑے مانگے ہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 304)

پھر فرماتے ہیں۔

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس شخص کی قدر و منزلت ہے جو دین کا خادم اور نافع الناس ہے۔ ورنہ وہ کچھ پرواہ نہیں کرتا کہ لوگ کتّوں اور بھیڑوں کی موت مر جائیں۔

(ملفوظات جلد اول ص 215)

بقیہ صفحہ 4

مشکلات کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ اہلحدیث زمانہ میں صرف حنفی مخالف تھے مگر اب حنفی اور اہل حدیث دونوں مخالف ہو گئے۔ جانی اور مالی دونوں رنگ میں نقصان پہنچنا شروع ہو گیا مگر خدا کے فضل اور رحم نے دستگیری کی کہ پائے استقلال میں فرق نہ آیا چونکہ آپ کے کام میں اخلاص اور للّٰہیت تھی مخلوقِ خدا کی ہمدردی اور ان کی ہدایت کا شوق تھا۔ ہر مجلس ہر جگہ ہر گاؤں میں جانا ملنا اور دعوت حق کرنا شروع کر دی۔ خدا کے فضل سے ایک سے دو دو سے چار چار سے آٹھ دن دگنی اور رات چوگنی ترقی شروع ہو گئی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے دوبارہ جماعتیں قائم ہونا شروع ہو گئیں جہاں پہلے اہلحدیث جماعتیں تھیں اب ان کی جگہ حضرت صاحب کو ماننے والی جماعتیں تیار ہونی شروع ہو گئیں۔

نہایت دکھ اور تکالیف کا سامنا تھا اہلحدیث جماعت کے قیام سے اب جانی اور مالی طور پر آرام ہو گیا تھا مگر حضرت صاحب کا نام لیتے ہی دوبارہ پھر کئی گنا

(ماہنامہ انصار اللہ اگست 1977ء صفحہ 11-13)

## بیعت

حضرت مولوی برہان الدین صاحب دل سے تو پہلے ہی حضرت اقدس مسیح موعود کے معتقد تھے۔ تاہم باقاعدہ بیعت 20/جولائی 1892ء میں کی۔

(تاریخ احمدیت جلد دوم جدید ایڈیشن ص 409)

## قادیان سے محبت

بیعت کے بعد ہر سال قادیان تشریف لے جاتے۔ دو اڑھائی ماہ ہمیشہ رہتے مگر باوجود ضعیف العمر ہونے کے قادیان آکر کبھی فارغ نہ رہتے تھے، کبھی پروف دیکھتے کبھی مسودہ دیکھتے اور کچھ نہ ہوتو پریس میں بیٹھ کر حضور کی جونئی کتاب شائع ہوتی اس کی جزبندی میں لگے رہتے۔ حضور بھی آپ کے آنے پر پسندیدگی کا اظہار فرماتے۔ آپ تصنیف کے کام میں مدد دیتے تھے۔

(ماہنامہ انصار اللہ ستمبر 1977ء ص 12)

## نام و نمود سے عاری

آپ کی ذات میں نام و نمود، ریاء، ظاہرداری۔ علمی گھمنڈ اور تکبر نامی کوئی چیز نہ تھی۔ دورانِ قیام قادیان جب بھی کوئی کہتا ’’مولوی صاحب‘‘ تو فوراً روک دیتے کہ مجھے مولوی (عالم) مت کہو میں نے تو ابھی حضرت اقدس سے ابجد شروع کی ہے۔ الف۔ بے شروع کی ہے۔

(ماہنامہ انصار اللہ ستمبر 1977ء ص 12)

## محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی

خوبیوں کا ایک پیکر ڈاکٹر عبدالمنان
اک فرشتہ بندہ پرور ڈاکٹر عبدالمنان
زاہد وعابد سراپا دینِ حق کا پاسباں
زینتِ محراب و منبر ڈاکٹر عبدالمنان
وقف تھے بہر مریضاں اس کے سب لیل ونہار
اس کو حاصل تھا خدا کے فضل سے دست شفا
بانٹتا رہتا تھا محتاجوں میں سامانِ حیات
بہر خوشنودیء مولا خدمتِ خلق خدا
صاحبِ اموال و دولت اور عجز وانکسار
اک نگینہ خلق کا اہل سخا اہلِ صفا
اس جہانِ فانی کا شبیرؔ وہ انساں نہ تھا
اک جہانِ غیر فانی ہو گیا اس کو عطا

چوہدری شبیر احمد

# اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

## تحریک جدید کا مقام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی قرب الٰہی کے حصول کا ذریعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''تحریک جدید کا جہاد کبیر وہ شان رکھتا ہے کہ اس میں اخلاص سے حصہ لینے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنے قرب کا مقام عطا فرمائے گا'' (انیس سالہ کتاب ص 21)

پھر فرماتے ہیں۔

''دنیا میں آجکل خدا تعالیٰ کو قریباً ہر گھر سے اور ہر ملک سے نکال دیا گیا ہے۔ اے احمدی مخلصو! خدا تعالیٰ نے تم کو مقرر کیا ہے کہ خدا کو اس کے گھر میں داخل کرو۔ کیا تم تحریک جدید کے جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر خدا کو اس کے گھر میں داخل نہ کرو گے۔''

(انیس سالہ کتاب ص:51)

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

## ہیپا ٹائٹس بی کا ویکسینیشن کیمپ

فضل عمر ہسپتال میں ہیپا ٹائٹس بی کے حفاظتی ٹیکوں اور ٹیسٹوں کا رعایتی نرخوں پر انتظام کیا گیا ہے۔ اب یہ کیمپ مورخہ 3 نومبر 2009ء کو ہسپتال میں لگایا جائے گا۔ ویکسین اور ٹیسٹ کے رعایتی نرخ ذیل میں ہیں۔

**بڑوں کیلئے ویکسین** بازار میں نرخ 260 روپے اور کمپنی کے نرخ 200 روپے

**بچوں کیلئے ویکسین** بازار میں نرخ 160 روپے اور کمپنی کے نرخ 100 روپے

**ٹیسٹ** بازار میں نرخ 150 روپے اور کمپنی کے نرخ 50 روپے

احباب وخواتین سے درخواست ہے کہ اس کیمپ سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور تین ٹیکوں پر مشتمل کورس ہیپا ٹائٹس بی مکمل کروائیں اور اپنا ویکسینیشن کارڈ محفوظ رکھیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

## درخواست دعا

مکرم طاہر احمد صاحب ابن مکرم ناصر احمد صاحب بھنڈر حلقہ سبزہ زار لاہور کو مورخہ 25/ اکتوبر 2009ء کو ایک حادثہ میں چہرہ پر چوٹیں آئی ہیں۔ فاروق ہسپتال علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

## نماز جنازہ حاضر

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 28/ اکتوبر 2009ء کو صبح 9:00 بجے بیت فضل لندن میں مکرم چوہدری محمود احمد وینس صاحب ابن مکرم چوہدری نذیر احمد وینس صاحب مرحوم آف ڈسکہ حال کراچی کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ آپ کراچی سے یہاں لندن وزٹ پر آئے ہوئے تھے کہ مورخہ 24/ اکتوبر 2009ء کو برین ہیمبرج سے وفات پا گئے۔ آپ کی عمر 70 سال تھی۔ آپ نے اسیران راہ مولیٰ کی رہائی میں بھی حتیٰ المقدور خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔ آپ مکرم جسٹس شیخ بشیر احمد صاحب مرحوم سابق امیر جماعت لاہور کے داماد تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ نیز ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

## اعلان داخلہ

نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز اسلام آباد نے جنوری 2010ء سے شروع ہونے والے سیشن کیلئے درج ذیل فل ٹائم کورسز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ پی ایچ ڈی ، ایم ایس ، ماسٹرز کورسز، گریجوایٹ کورسز، پوسٹ گریجوایٹ ڈپلومہ، ایڈوانسڈ ڈپلومہ، فنکشنل کورسز، ڈپلومہ کورسز، سرٹیفیکیٹ کورسز، فاؤنڈیشن کورسز ۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 20 نومبر 2009ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے فون نمبر 051-9257677 اور ویب سائٹ www.numl.edu.pk ملاحظہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

## درخواست دعا

مکرم رائے محمد زاہد بھٹی صاحب سیکرٹری تحریک جدید دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی غزالہ تحریم زاہد واقفہ نو عمر 3 سال کچھ عرصہ سے جلد کی بیماری میں مبتلا ہے۔ علاج جاری ہے مگر مکمل افاقہ نہیں ہو رہا۔ احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ مولا کریم محض اپنے فضل سے میری پیاری بیٹی کو مکمل شفا عطا کرے اور بیماری کے ہر قسم کے نقصان دہ اثرات سے بچائے۔ آمین

# آنکھوں کی اہمیت

آنکھیں جسم کا بہت ہی اہم حصہ ہیں۔ (40 فیصد سے کچھ زیادہ ہی انرجی، آنکھیں استعمال کر جاتی ہیں) اور اتنی نازک ہیں کہ عام جسمانی عوارض، کمی خون یا کسی طرح کا جسمانی دباؤ، ذیابیطس، بلڈ پریشر، جگر اور گردوں کے عوارض، بعض عمومی تکالیف کے لئے پی جانے والی ادویہ کے ذیلی اثرات عمومی اینٹی بایوٹکس پیٹ درد، دمہ وغیرہ کے لئے لی جانے والی ادویہ) سبھی آنکھوں کو متاثر کرتی ہیں۔ لہٰذا عام جسمانی صحت (بشمول ذہنی اور جذباتی صحت) ٹھیک رکھنا بڑا ضروری ہے۔ جو دوا بھی لی جائے۔ اس کا ریکارڈ رکھیں۔ حقہ، سگریٹ، نسوار، بیڑی، شراب نوشی اور دیگر منشیات (بھنگ، چرس، ہیروئن، افیون وغیرہ) سبھی سے آنکھیں متاثر ہوتی ہیں۔

طرز حیات، ماحول، کام کرنے کے اوقات وعادات، موسمی حالات غرض یہ کہ ہر چیز کسی نہ کسی طرح آنکھوں کی فعالیت کو متاثر کرتی ہے۔ لہٰذا خیر الامور اوسطہا کو ذہن میں رکھتے ہوئے ہر چیز اعتدال میں رکھیں۔ دن میں متعدد دفعہ (کم از کم 10,8 دفعہ) تازہ پانی کے چھپکے یا چھینٹے، ناک میں پیچھے تک پانی چڑھانا (کیونکہ آنسوؤں کے اندرونی راستے، آنکھوں کے اردگرد واقع ہڈیوں میں خلا یا کھلی جگہیں (پیرانیزل سائی نس (PNS=PARANASAL SINUSES وغیرہ ناک کے پچھلے حصہ میں نکلتے ہیں)، غرارے کرنا عادت بنالیں (صبح کے غسل اور پانچ وقت وضو کے علاوہ بھی)۔ دوسروں کے رومال، تولیے، اپنے گریبان اور آستینیں استعمال کرنے سے پرہیز کریں۔ مکھیاں گندگی پھیلانے میں سب سے اول ہیں، لہٰذا ان سے بچ کر رہیں۔ دھول مٹی (سڑکوں اور گلیوں میں گٹروں اور بارشوں کا پانی، نہ جانے کون کون سے جراثیم اس مٹی میں جذب کرا دیتا ہے اور پھر یہی مٹی اڑ اڑ کر ہمارے منہ، ناک اور آنکھوں میں پڑتی ہے) دھواں، تیز ہوا، تیز روشنی، دھوپ، تیزی سے بدلتے موسمی یا ماحولیاتی درجہ حرارت سے پرہیز ضروری ہے۔

زیادہ تیز دھوپ اور گرمی سے گردن کے پچھلے حصے کو بھی بچانا چاہئے۔ لمبے بال، پگڑی کا پلو، دوپٹہ، حجاب، سر پر عربی سٹائل رومال یا کپڑا، گیلا تولیہ، فلیٹ (پی کیپ سے بہتر) یا سولا ہیٹ، اونچا کالر، ان سب کا ایک مقصد گردن کے پچھلے حصے، جہاں حرام مغز (یہ ایک طرح کا تھرموسٹیٹ ہے) ہوتا ہے، کو تیز دھوپ اور گرمی سے بچانا ہے۔ اس سے لو لگنے سے بھی بچت ہو جاتی ہے۔

باقاعدہ سیر (خصوصاً صبح کے وقت کیوں کہ اس وقت فضا میں آلودگی نسبتاً کم ہوتی ہے) کو معمول بنالیں۔ یہ آنکھوں کے لئے مفید ہونے کے علاوہ اور بہت سے جسمانی عوارض کا علاج اور حفظ صحت کا ذریعہ ہے۔ سبزہ دیکھنا (سبز کھیت، گھاس، ہریالی) آنکھوں میں تازگی کا احساس پیدا کرتا ہے۔ پولن الرجی والے، جاگنگ یا سیر کے بعد تازہ پانی کے خوب چھپکے ماریں، ناک میں پانی ڈالیں اور غرارے کرنے کی عادت بنالیں۔ دھوپ کی عینک کا رنگ بھی ہلکا سبز (Crooks B1/B2) ہونا اچھا ہے۔ دوسرے فیشنی رنگ تھکاوٹ کا احساس پیدا کرتے ہیں۔

اگرچہ عام صحت آنکھوں پر کافی اثر انداز ہوتی ہے، تاہم آنکھوں کے لئے حیاتین الف (وٹامن اے) والی اشیاء مثلاً دودھ، دہی، لسی، مکھن، انڈا، مچھلی، سرخ رنگت والی سبزیاں اور پھل مثلاً موسم کے لحاظ سے گاجر، ٹماٹر، چقندر، آلو بخارا، جاپانی پھل، تربوز وغیرہ مفید ہیں۔ گاجروں (رس نہیں بلکہ پوری گاجر) میں تو انڈے مچھلی سے وٹامن اے کی مقدار دگنی ہوتی ہے، لہٰذا کھل کے کھائیں (حلوے میں وٹامن اے ضائع ہو جاتی ہے)۔ خصوصاً بڑھتے ہوئے بچوں کے لئے بڑی ضروری اور مفید ہے۔ سونف، بادام، مونگ پھلی وغیرہ بھی حیاتین الف کے اچھے ذرائع ہیں۔ کیلشیم کے لئے دودھ، پنیر، سلاد، گوبھی وغیرہ اچھے ذرائع ہیں۔ حیاتین ج (وٹامن سی) کا سب سے اچھا ذریعہ، لیموں اور اس کی فیملی (کینو، مالٹا، سنگترہ وغیرہ) ہے۔ لیموں تو سارا سال ملتا ہے (یہ پانی میں حل پذیر ہے۔ لہٰذا روزانہ استعمال کرنا چاہئے، کیونکہ فالتو، بدن سے نکل جاتا ہے، سٹور نہیں ہوتا) اسے سکنجبین، سلاد پر نچوڑنا، سبز قہوہ میں استعمال کرنا، سبھی مفید ہیں۔ یہ سب بچوں میں، خصوصاً آنکھوں کے علاوہ، دانتوں اور ہڈیوں کی اچھی بڑھوتری کے لئے چاہئیں۔ اس کے علاوہ حیاتین ج (جو بڑھاپے کو روکنے میں بھی مددگار ہوتا ہے) امرود، آلو بخارا، ناشپاتی، غرض سبھی موسمی پھلوں میں مل جاتا ہے۔

فولاد خون کے لئے ضروری ہے۔ خواتین اور بڑھتے ہوئے بچوں میں اس کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ یہ سبز پتے اور سبز چھلکے والی سبزیوں اور پھلوں میں ہوتا ہے۔ مثلاً ساگ، پالک، بند گوبھی، مولی، شلجم وغیرہ کے پتے، کھیرا، ککڑی، کدو، ٹنڈے، کریلے وغیرہ۔ ان سب کا چھلکا کم سے کم اتاریں کیونکہ یہ چھلکے میں زیادہ ہوتا ہے۔ آملہ، ہمدرد کا شربت فولاد (مثلاً مستورین) وغیرہ بھی استعمال ہو سکتے ہیں۔

☆......☆......☆

# ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

## 6 نومبر 2009ء

| | |
|---|---|
| 1-30 am | فیتھ میٹرز |
| 2-40 am | ترجمۃ القرآن |
| 3-45 am | تقریر جلسہ سالانہ |
| 4-35 am | ایم۔ٹی۔اے ورائٹی |
| 5-00 am | ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں |
| 5-15 am | تلاوت |
| 5-45 am | ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں |
| 6-15 am | لقاء مع العرب |
| 7-15 am | درس ملفوظات |
| 9-30 am | ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں |
| 9-45 am | ترجمۃ القرآن |
| 10-55 am | جلسہ سالانہ جرمنی |
| 11-45 am | ایم۔ٹی۔اے ورائٹی |
| 12-00 pm | تلاوت، درس حدیث، خبریں |
| 1-05 pm | بستان وقف نو |
| 1-55 pm | فرنچ کلاس |
| 2-20 pm | سرائیکی سروس |
| 3-05 pm | سوال وجواب |
| 4-15 pm | انڈونیشین سروس |
| 5-15 pm | سیرت صحابہ رسول ﷺ |
| 5-50 pm | تلاوت، ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں |
| 6-00 pm | براہ راست خطبہ جمعہ |
| 7-10 pm | درس حدیث |
| 7-20 pm | بنگلہ پروگرام |
| 8-20 pm | سیرت صحابہ رسول اللہ ﷺ |
| 9-00 pm | خطبہ جمعہ فرمودہ 6 نومبر 2009ء |
| 10-30 pm | فرنچ کلاس |
| 11-00 pm | ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں |
| 11-30 pm | براہ راست عربی سروس |

## 7 نومبر 2009ء

| | |
|---|---|
| 1-35 am | ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں |
| 2-10 am | خطبہ جمعہ 6 نومبر 2009ء |
| 3-20 am | فوڈ فار تھاٹ |
| 3-50 am | سوال وجواب |
| 5-05 am | ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں |
| 5-25 am | تلاوت، درس حدیث، جماعتی خبریں |
| 6-25 am | فرنچ پروگرام |
| 6-50 am | لقاء مع العرب |
| 7-50 am | ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں |
| 8-15 am | خطبہ جمعہ 6 نومبر 2009ء |
| 9-25 am | راہ ھدیٰ |
| 11-00 am | تلاوت، درس حدیث، خبریں |
| 12-00 pm | چلڈرن کلاس |
| 1-00 pm | سوال وجواب |
| 2-05 pm | خطبہ جمعہ 6 نومبر 2009ء |
| 3-05 pm | انڈونیشین سروس |
| 4-05 pm | سفر بذریعہ ایم۔ٹی۔اے |
| 4-30 pm | رفقائے احمد |
| 5-05 pm | تلاوت |
| 5-25 pm | یسرنا القرآن |
| 5-50 pm | انتخاب سخن براہ راست |
| 6-50 pm | بنگلہ پروگرام |
| 7-55 pm | چلڈرن کلاس |
| 8-50 pm | راہ ھدیٰ |
| 10-30 pm | یسرنا القرآن |
| 11-00 pm | ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں |
| 11-15 pm | درس حدیث |
| 11-30 pm | عربی سروس |

## 8 نومبر 2009ء

| | |
|---|---|
| 1-30 am | ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں |
| 2-15 am | جلسہ سالانہ جرمنی 2004ء |
| 3-05 am | راہ ھدیٰ |
| 4-35 am | خطبہ جمعہ 6 نومبر 2009ء |
| 5-40 am | ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں |
| 6-00 am | یسرنا القرآن |
| 6-20 am | تلاوت |
| 6-30 am | لقاء مع العرب |
| 7-30 am | رفقائے احمد |
| 8-05 am | ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں |
| 8-30 am | خطبہ جمعہ 6 نومبر 2009ء |
| 9-30 am | فیتھ میٹرز |
| 10-30 am | سفید بادلوں کی سرزمین |
| 11-00 am | تلاوت، درس حدیث، خبریں |
| 11-35 am | چلڈرن کلاس |
| 12-45 pm | فیتھ میٹرز |
| 1-50 pm | سپاٹ لائیٹ |
| 2-30 pm | دورہ حضور انور |
| 3-00 pm | انڈونیشین سروس |
| 4-00 pm | سپینش سروس |
| 5-05 pm | تلاوت، درس حدیث |
| 5-50 pm | یسرنا القرآن |
| 6-10 pm | بنگلہ سروس |
| 7-10 pm | خطبہ جمعہ 6 نومبر 2009ء |
| 8-15 pm | چلڈرن کلاس |
| 9-30 pm | فیتھ میٹرز |
| 10-35 pm | یسرنا القرآن |
| 11-00 pm | ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں |
| 11-30 pm | عربی سروس |

## 9 نومبر 2009ء

| | |
|---|---|
| 1-35 am | چلڈرن کلاس |
| 2-50 am | خطبہ جمعہ 6 نومبر 2009ء |
| 3-55 am | سیرت النبی ﷺ |
| 5-00 am | ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں |
| 5-15 am | تلاوت |
| 5-30 am | یسرنا القرآن |
| 5-50 am | ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں |
| 6-20 am | لقاء مع العرب |
| 7-30 am | خطبہ جمعہ 6 نومبر 2009ء |
| 8-30 am | ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں |
| 8-50 am | سوال وجواب |
| 9-55 am | سیرت النبی ﷺ |
| 11-00 am | تلاوت، درس حدیث |
| 12-00 pm | گلشن وقف نو |
| 1-05 pm | فرنچ پروگرام |
| 1-30 pm | فرنچ تقریر |
| 2-40 pm | انڈونیشین سروس |
| 3-50 pm | جلسہ سیرت النبی ﷺ |
| 5-00 pm | تلاوت، درس حدیث، خبریں |
| 6-20 pm | بنگلہ پروگرام |
| 7-25 pm | خطبہ جمعہ |
| 8-30 pm | جلسہ سیرت النبی ﷺ |
| 9-15 pm | گلشن وقف نو |
| 10-20 pm | فرنچ ملاقات |
| 11-00 pm | ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں |
| 11-30 pm | عربی سروس |

HOH پاکستان میں پہلی بار جاپانی ہربل ٹیکنیک آکسیجن میں ملا کر آکسیجن تھراپی پیش کرتے ہیں
ہاؤس آف ہیلتھ ہومیو پیتھک کلینک
نیز تمام پرانی اور مشکل امراض کا شافی علاج محض خدا تعالیٰ کے فضل سے کیا جاتا ہے
مٹاپا 15 دن میں 8 پاؤنڈ وزن کم۔ دمہ انشاء اللہ جڑ سے غائب
7-8 سٹورز مارکیٹ A بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

ربوہ میں طلوع وغروب 2۔نومبر

| | |
|---|---|
| طلوع فجر | 4:58 |
| طلوع آفتاب | 6:23 |
| زوال آفتاب | 11:52 |
| غروب آفتاب | 5:20 |

سردیوں میں جوڑوں کے درد، اعصابی کمزوری، سردی کا زیادہ لگنا
عنبری کے استعمال سے اللہ کے فضل سے ٹھیک ہو جاتے ہیں
فی ڈبی 200 روپے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

Best Return of your Money
انصاف کلاتھ ہاؤس
گل احمد، الکریم اور چکن کی اعلیٰ ورائٹی دستیاب ہے
ریلوے روڈ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

Woodsy... Furniture® Chiniot
فرنیچر جو آپ کے مکان کو گھر بنا دے
Malik Center.Faisal Abad Road.
Tehseel Choak Chiniot. 92-47-6334620
Mobile:0300-7705233-300-7719510

طاہر ہومیو پیتھک کنسلٹیشن کلینک
ڈاکٹر مرتضیٰ احمد ایم بی بی ایس K.E ایم ڈی ایران
اللہ کے فضل سے ہر طرح کے پیچیدہ، اور کرانک امراض کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے۔ مشورہ کیلئے بالمشافہ ملیں یا اپنے مفصل حالات لکھ کر بذریعہ پوسٹ میڈیسن طلب کر سکتے ہیں
D-424 فیصل ٹاؤن لاہور نزد گورمہ بیکرز
0322-4223537 ☎ 042-5221477

DEUTSCHE SPRACH SCHULE
INSTITUTE OF GERMAN LANGUAGE
جرمن زبان سیکھئے
GOETHE کا کورس اور ٹیسٹ کی مکمل تیاری کروائی جاتی ہے۔
رابطہ: عمران احمد ناصر
مکان نمبر 51/17 دار الرحمت وسطی ربوہ 0334-6361138

FD-10